ہونے یا نہ ہونے کا اہل سمجھا جائے گا۔ محرک کا مقصد قادیانی اور دیگر غیر مسلم شہریوں کو اس تلبیس اور فریب کاری سے روکنا تھا جو وہ آئین میں مذہب کی تبلیغ کی آزادی کی ضمانت دیکھ کر آئے دن کرتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح ان کو مذہب کی جانب اپنے غلط عقائد منسوب کرنے یا مسخ و محرف کرنے اس کی ہیئت بگاڑنے یا تحقیر کرنے اور آزادی تبلیغ کا غلط استعمال کرنے سے روکنا بھی تھا۔ مگر افسوس کہ ایک خالص مثبت اور تعمیری ترمیم کا بل بھی اسمبلی میں آنے نہیں دیا گیا اور جواب میں کہا گیا کہ آئین میں قادیانیت اور مسلمان کی تعریف کا مسئلہ حل کر دیا گیا ہے۔

اب رہی آئینی تقاضوں کی تکمیل اور اس کے تحت قانون سازی کا کام تو اس کے لئے شاید کوئی اور مخلوق آسمان سے اتر کر آئے گی۔ اسلام کے دعووں میں ہم کتنے سچے ہیں اور ہم اسلام سے کتنا والہانہ تعلق رکھتے ہیں۔؟ اس کا اندازہ ان تین بلوں کے حشر سے لگایا جاسکتا ہے۔ واحسرتا کہ اسلام کی خدمت ہم نے صرف عرسوں اور میلوں میں شمولیت یا کبھی کبھی کسی مزار پہ پھولوں کی چادر چڑھا دینا اور کبھی کوئی کانفرنس اور کانگریس کا انعقاد سمجھ لیا ہے۔ اور بس۔؟

لندن کا اسلامی جشن یا اسلام کے خلاف گھناؤنی سازش

برطانیہ میں منعقد ہونے والے اسلامی جشن یا ثقافتی میلے (؟) کے بارہ میں تحسین و ستائش کا طوفان ذرا تھم گیا تو پردہ کے پیچھے سے اصل حقائق چھن چھن کر سامنے آنے لگے ۲۵ مئی کے اخبارات میں شہ سرخیوں سے خبر آئی کہ "برطانیہ میں مقیم مسلمانوں نے اس میلہ کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا اور کہا کہ اس میلے سے اسلام کو غلط رنگ میں اور توڑ مروڑ کر پیش کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے میلے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خیالی تصویر ہٹا دینے اور اسلام کے نام پر رقص و سرود پہ پابندی لگا دینے کا بھی مطالبہ کیا کہ نہ یہ باتیں اسلام ہیں اور نہ اسلامی ثقافت میں اس کے لئے کوئی جگہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اسلام کو مسخ کر کے غلط رنگ میں پیش کرنے کی ایک سازش ہے" اس عام بے چینی اور احتجاج کے علاوہ دیگر مغربی اخبارات اور رپورٹوں کے ذریعہ بھی میلہ کا پس منظر اور محرکات و مقاصد واضح ہوتے جا رہے ہیں۔

اسلام کے تعارف اور تبلیغ کے نام پہ منعقد اس جشن میں ناچ گانے کے رنگا رنگ پروگرام دکھائے جا رہے ہیں۔ کلاسیکی موسیقی کے مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اسلام کی غلط فلمیں پیش ہو رہی ہیں۔ تیمم جیسے معروف اسلامی حکم کو وضوء کی طرح گلی (مضمضہ) اور پاؤں پر مسح کرتے ہوئے یورپی ٹیلیویژنوں پر دکھایا گیا۔ الغرض یہ بات اب واضح ہو گئی ہے کہ یورپ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور لوگوں کے جذبہ تجسس کے پیش نظر یورپ نے خود چاہا کہ اسلام کو اس انداز میں پیش کیا جائے کہ ابدی اور روحانی سکون کے متلاشی یورپی اقوام اسے بھی ہوئی

ہوس، طاؤس و رباب اور رقص و غناء کا ایک مذہب سمجھ لیں اور اسلام کی اصل تعلیمات اور اصول اس کی نگاہوں سے مستور رہ جائیں۔

اس میلہ کے انعقاد کی خبر گرم ہوئی تو ہمارا دل دھڑکا اور یہی تاثر ہوا کہ یہ اسلام کو مسخ کرنے کی ایک گھناؤنی سازش ہے ــــــ اور بحمد اللہ یہ شرف پورے ملک میں صرف الحق کو حاصل رہا کہ ہم نے برملا فروری اور مارچ کے الحق میں اپنے خدشات کا اظہار ان الفاظ میں کیا اور کارپردازان جشن کو ان الفاظ میں متنبہ کیا۔

"کچھ لوگ اسے مغربی دنیا میں اسلام کے بہترین ہمہ گیر تعارف کا ذریعہ سمجھتے ہیں ــــ مگر ہم اسلام کے بارہ میں مغرب کے معاندانہ اور شرمناک رویہ مستشرقین کی طویل سازشوں اور عملی کاموں میں درپردہ اسلام دشمن منصوبوں اور عزائم کو دیکھتے ہوئے اس فیسٹول کے بارہ میں چوکنا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے (آگے چلکر) ہمیں اتنا خوش فہم بھی نہیں ہونا چاہیے کہ گویا راتوں رات، اسلام کے بدترین دشمن مغرب اور برطانیہ کو اسلام کی تبلیغ و تعارف کا شوق لگ گیا اور اس نے اسلام کی ابدی سدا فتوں کے سامنے کردن نہادہ ہوکر یورپ کے دروازے اسلام کے زیر نماہوں کے لئے چوپٹ کھول دیئے نہ ہم اسلام کو ایسا معجون مرکب سمجھتے ہیں جس کے خمیر کا قوام نام نہاد آرٹ کلچر، رقص و موسیقی اور تصویر سازی سے اٹھایا گیا ہے۔ اسلامی دنیا کے جو اہل خیر اور ارباب علم و فضل اپنی نیک نیتی سے اس پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں ان کی ذمہ داری بڑی نازک ہے۔ دنیا کے کروڑوں مسلمان، اہل علم اور اسلامی ادارے اس میلہ پر گہری نگاہ رکھیں ــــ یہودیت، اور استشراق حالات کے ساتھ سانپ کی مانند اپنی کینچلی بدلتی رہتی ہے ــــــ (نقش آغاز فروری، مارچ ۷۶ ۱۹ء)

مگر حیرت اور افسوس تو مسلمانوں کی اس عام سادہ دلی، خوش فہمی اور ظاہر پرستی کا ہے کہ وہ کہیں بھی اسلام کے نام پر کوئی بھی دعوت، پروگرام اور منصوبہ سنتے ہی خوشی سے ناچنے کودنے لگتے ہیں، حقیقت بینی، دوراندیشی اور غور و فکر پس و پیش کا جائزہ، ماضی کے تجربات سے سبق، یہ چیزیں مسلمانوں میں ایسے موقعوں پر بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ ایک غیر مسلم تنظیم نے میلے کا ڈھونگ رچایا تو اسلامی ممالک نے کروڑوں کا سرمایہ پیش کر دیا ہمارے بعض سکالر اور علماء و مفکرین جو ایسی ہر تقریب کیلئے صرف ہوائی ٹکٹ کے منتظر رہتے ہیں اور سال بھر ایسے جشنوں کے بہانے اعلیٰ ہوٹلوں میں قیام اور سفر خرچ وصول کرنا ان کا مشغلہ حیات ہے۔ علم و ثقافت اور اسلام کے نام پر کہیں جہنم سے بھی ہوائی ٹکٹ اور دعوت آجائے تو مستعد رکاب ہو جائیں گے ان کا خیال ہے کہ اسلام کی تبلیغ و تعارف کیلئے اسلاف کی

طرح پردیس اور سفر کی مشقتیں اٹھا اٹھا کر صحراؤں کی خاک چھاننا ضروری نہیں نہ مومنانہ کردار و عمل اقوام عالم میں اسلامی انقلاب کا ذریعہ بنا ہے بس کہیں کا دلیم ، کانگریس اور ثقافتی تقریب میں ایک آدھ مقالہ محاسنِ اسلام پر سننا سنانا ہی کفایت کرتا ہے ۔۔۔

یہی حال بعض اسلامی تنظیموں اور جماعتوں کا ہے ، جس میں ہمارے ہاں کی ایک اسلامی جماعت بھی پیش پیش ہے۔ جو پروپیگنڈہ کی کوئی ایسی تقریب ہاتھ سے جانے نہیں دیتی اور عواقب و محرکات سے بے نیاز ہو کر پورے صحافت اور قلم کے لاؤ و لشکر کے ساتھ اسکی تائید و تحسین میں شریک ہو جاتی ہے۔ سعودی عرب کی حکومت جو اسلام کے فروغ و اشاعت کے پیچھے درد کی وجہ سے کہیں بھی موقع ملے خزانے کھول دیتی ہے ، اس نے بھی اس کانفرنس کے انعقاد میں بھرپور حصہ لیا ، مگر اب حقائق سامنے آنے پر سعودی عرب کے اخبارات اسے "باسم الاسلام رقص وغناء ونساء" (اسلام کے نام پر رقص و سرود اور عورتیں) قرار دے رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی عام سادہ لوحی کا ماتم ان الفاظ میں کر رہے ہیں کہ ۔۔۔ هكذا نحن المسلمين نفرح ونرقص طرباً عند ما نسمع اى خبر عن مهرجان او احتفال باسم الاسلام ۔ (المدينة سعودی عرب)

۔۔۔ بہرحال یہ انداز فکر اور طرز عمل مسلمانوں کو ہر دور میں نقصان پہنچانے کا باعث ہوا ہے۔ مگر ہزار تجربوں کے بعد بھی ہمیں تنبیہ نہیں ہوتی۔ کاش ! ہم نے سوچا ہوتا کہ اسلام کا ازلی دشمن یورپ اور ایک غیر مسلم تنظیم اسلام پیش کرنے میں کہاں تک انصاف سے کام لے گی ۔۔۔ ؟ اور کاش ! ہم سوچیں کہ ہمارے اسلاف نے سپین سے لیکر کاشغر تک دنیائے کفر و ضلال کو سیرت و کردار ایمان و یقین ، جہاد و عزیمت ، ایثار و قربانی کے کن ایٹمی ہتھیاروں سے مسخر کر دیا تھا اور ان کے تعارف و تبلیغ اسلام کے طریقے کیا تھے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق